ٹائیٹل پیج طبع اول

الحمد للہ والمنۃ

کہ یہ رسالہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور ان کے مریدوں اور ہمخیال لوگوں پر اتمام حجت کے لئے محض نصیحتاً للہ شائع کیا گیا ہے اور بغرض اس کے کہ عام لوگوں پر حق واضح ہو جائے اس رسالہ کے ساتھ پچاس روپیہ کے انعام کا اشتہار بھی دیا گیا ہے جو اسی ٹائیٹل پیج کے دوسرے صفحہ پر مندرج ہے اور یہ رسالہ موسوم بہ

تحفۂ گولڑویہ

ہو کر

مطبع ضیاء الاسلام قادیان ضلع گورداسپور میں باہتمام حکیم حافظ فضل الدین صاحب بھیروی مالک مطبع چھپکر یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا

قیمت ۱۰/ محصول ۲/ — جلد ۷۰۰ — دکٹ ۱/ کل ۱۳/

ماننا پڑتا ہے کہ زمین کی شکل بھی گول ہے۔ کیونکہ دوسری تمام شکلیں کمال تام کے مخالف ہیں اور جو چیز خدا کے ہاتھ سے بلا واسطہ نکلی ہے اس میں مناسب حال مخلوقیت کے کمال تام ضرور چاہیئے تا اس کا نقص خالق کے نقص کی طرف عائد نہ ہو۔ اور نیز اسلئے بسائط کا گول رکھنا خدا تعالیٰ نے پسند کیا کہ گول میں کوئی جہت نہیں ہوتی۔ اور یہ امر توحید کے بہت مناسب حال ہے۔ غرض صنعت کا کمال مدور شکل سے ہی ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اس میں انتہائی نقطہ اس قدر اپنے کمال کو دکھلاتا ہے کہ پھر اپنے مبدأ کو جا ملتا ہے۔

اب ہم پھر اپنے اصل مدعا کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ ہمارے مذکورہ بالا بیان سے یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جو حضرت سیدنا

حاشیہ در حاشیہ

اس کے اور کچھ نہ دکھلایا جو اپنے سطحی خیال اور موٹی عقل اور حسد اور تعصب کے زہر کو لوگوں پر ظاہر کر دیا۔ اور پھر اس کے بعد ابوبکر اور مسیح موعود میں یہ مشابہت ظاہر کر دی جائیگی کہ اس دین کو جس کی مخالف بیخکنی کرنا چاہتے ہیں زمین پر خوب جما دیا جائیگا اور ایسا مستحکم کیا جائیگا کہ پھر قیامت تک اس میں تزلزل نہیں ہوگا۔ اور پھر تیسری مشابہت یہ ہوگی کہ جو شرک کی ملونی مسلمانوں کے عقیدوں میں مل گئی تھی وہ بکلّی اُن کے دلوں میں سے نکال دی جائیگی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ شرک کا ایک بڑا حصہ جو مسلمانوں کے عقائد میں داخل ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ دجال کو بھی خدائی کی صفتیں دی گئی تھیں اور حضرت مسیح کو ایک حصہ مخلوق کا خالق سمجھا گیا تھا یہ ہر ایک قسم کا شرک دُور کیا جائے گا جیسا کہ آیت یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا[۱] سے مستنبط ہوتا ہے۔ ایسا ہی اس پیشگوئی سے جو مسیح موعود اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں مشترک ہے یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ جسطرح شیعہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتے ہیں اور اُن کے مرتبہ اور بزرگی سے منکر ہیں ایسا ہی مسیح موعود کی تکفیر بھی کی جائیگی اور اس کے مخالف ان کے مرتبہ ولایت سے انکار کرینگے کیونکہ اس پیشگوئی کے آخیر میں یہ آیت ہے ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون[۲]۔ اور اس آیت کے معنے جیسا کہ روافض کی

[۱-۲] النور: ۵۶

محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے پہلے خلیفہ تھے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے پہلے خلیفہ ہیں اشد مشابہت ہے۔ تو پھر اس سے لازم آیا کہ جیسا کہ سلسلہ محمدیہ کی خلافت کا پہلا خلیفہ سلسلہ موسویہ کی خلافت کے پہلے خلیفہ سے مشابہت رکھتا ہے ایسا ہی سلسلہ محمدیہ کی خلافت کا آخری خلیفہ جو مسیح موعود سے موسوم ہے سلسلۂ موسویہ کے آخری خلیفہ سے جو حضرت عیسٰی بن مریم ہے مشابہت رکھے تا دونوں سلسلوں کی مشابہت تامہ میں جو نص قرآنی سے ثابت ہوتی ہے کچھ نقص نہ رہے کیونکہ جب تک دونوں سلسلے یعنی سلسلہ موسویہ و سلسلہ محمدیہ اوّل سے آخر تک باہم مشابہت نہ دکھلائیں تب تک وہ مماثلت جو آیت

بقیہ حاشیہ در حاشیہ

عملی حالت سے کھلے ہیں یہی ہیں کہ بعض گمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مقام بلند سے منکر ہو جائیں گے اور ان کی تکفیر کریں گے۔ پس اس آیت سے سمجھا جاتا ہے کہ مسیح موعود کی بھی تکفیر ہوگی کیونکہ وہ خلافت کے اس آخری نقطہ پر ہے جو خلافت کے پہلے نقطہ سے ملا ہوا ہے۔ یہ بات بہت ضروری یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہر ایک دائرہ کا عام قاعدہ یہی ہے کہ اُس کا آخری نقطہ پہلے نقطہ سے اتصال رکھتا ہے لہٰذا اس عام قاعدہ کے موافق خلافت محمدیہ کے دائرہ میں بھی ایسا ہی ہونا ضروری ہے یعنی یہ لازمی امر ہے کہ آخری نقطہ اُس دائرہ کا جس سے مراد مسیح موعود ہے جو سلسلۂ خلافتِ محمدیہ کا خاتم ہے وہ اس دائرہ کے پہلے نقطہ سے جو خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نقطہ ہے جو سلسلہ خلافت محمدیہ کے دائرہ کا پہلا نقطہ جو ابوبکر ہے وہ اس دائرہ کے انتہائی نقطہ سے جو مسیح موعود ہے اتصالِ تام رکھتا ہے جیسا کہ مشاہدہ اس بات پر گواہ ہے کہ آخر نقطہ ہر ایک دائرہ کا اسکے پہلے نقطہ سے جا ملتا ہے اب جبکہ اوّل اور آخر کے دونوں نقطوں کا اتصال ماننا پڑا تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو قرآنی پیشگوئیاں خلافت کے پہلے نقطہ کے حق میں ہیں یعنی حضرت ابوبکر کے حق میں وہی خلافت کے آخری نقطہ کے حق میں بھی ہیں یعنی مسیح موعود کے حق میں اور یہی ثابت کرنا تھا۔ منہ

۹۲

کما استخلف الذین میں کما کے نقطہ سے مستنبط ہوتی ہے ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور
پھر چونکہ ہم ابھی حاشیہ میں اکمل اور اتم طور پر ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ مسیح موعود سے مشابہت رکھتے ہیں اور دوسری طرف یہ بھی ثابت ہو گیا کہ
حضرت ابوبکر حضرت یوشع بن نون سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اور حضرت یوشع بن نون
اس قاعدہ کے رو سے جو دائرہ کا اوّل نقطہ دائرہ کے آخر نقطہ سے اتحاد رکھتا ہے۔
جیسا کہ ابھی ہم نے حاشیہ میں لکھا ہے۔ حضرت عیسیٰ بن مریم سے مشابہت رکھتے
ہیں تو اس سلسلۂ مساوات سے لازم آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلام کے مسیح موعود
سے جو شریعت اسلامیہ کا آخری خلیفہ ہے مشابہت رکھتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ حضرت
یشوع بن نون سے مشابہ ہیں اور حضرت یشوع بن نون حضرت ابوبکر سے مشابہ۔ اور پہلے
ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت ابوبکر اسلام کے آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود سے مشابہ ہیں
تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ اسلام کے آخری خلیفہ سے جو مسیح موعود ہے
مشابہ ہیں۔ کیونکہ مشابہ کا مشابہ مشابہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر خط ا خط ا سے مساوی
ہے اور خط آ خط ا سے مساوی۔ تو ماننا پڑے گا کہ خط آ خط ا سے مساوی ہے
اور یہی مدعا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مشابہت من وجہ مغائرت کو چاہتی ہے اس لئے
قبول کرنا پڑا کہ اسلام کا مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ اس کا غیر ہے
اور عوام جو باریک باتوں کو سمجھ نہیں سکتے اُن کے لئے اِسی قدر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے دو رسول ظاہر کر کے اُن کو دو مستقل
شریعتیں عطا فرمائی ہیں۔ ایک شریعت موسویہ۔ دوسری شریعت محمدیہ۔ اور ان دونوں
سلسلوں میں تیرہ تیرہ خلیفے مقرر کئے ہیں۔ اور درمیانی بارہ خلیفے جو ان دونوں شریعتوں
میں پائے جاتے ہیں وہ ہر دو نبی صاحب الشریعت کی قوم میں سے ہیں۔ یعنی موسوی
خلیفے اسرائیلی ہیں اور محمدی خلیفے قریشی ہیں۔ مگر آخری دو خلیفے ان دونوں سلسلوں کے

وہ ان ہر دو نبی صاحب الشریعت کی قوم میں سے نہیں ہیں۔ حضرت عیسےٰ اس لئے کہ ان کا کوئی باپ نہیں۔ اور اسلام کے مسیح موعود کی نسبت جو آخری خلیفہ ہے خود علمائے اسلام مان چکے ہیں کہ وہ قریش میں سے نہیں ہے اور نیز قرآن شریف فرماتا ہے کہ یہ دونوں مسیح ایک دوسرے کا عین نہیں ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اسلام کے مسیح موعود کو موسوی مسیح موعود کا مثیل ٹھیراتا ہے نہ عین۔ پس محمدی مسیح موعود کو موسوی مسیح کا عین قرار دینا قرآن شریف کی تکذیب ہے۔ اور تفصیل اس استدلال کی یہ ہے کہ کَمَا کا لفظ جو آیت کما استخلف الذین من قبلھم میں ہے جس سے تمام محمدی سلسلہ کے خلیفوں کی موسوی سلسلہ کے خلیفوں کے ساتھ مشابہت ثابت ہوتی ہے ہمیشہ مماثلت کے لئے آتا ہے اور مماثلت ہمیشہ من وجہٍ مغائرت کو چاہتی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ایک چیز اپنے نفس کی مثیل کہلائے بلکہ مشبہ اور مشبہ بہ میں کچھ مغائرت ضروری ہے اور عین کسی وجہ سے اپنے نفس کا مغائر نہیں ہو سکتا۔ پس جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسٰی کے مثیل ہو کر اُنکے عین نہیں ہو سکتے ایسا ہی تمام محمدی خلیفے جن میں سے آخری خلیفہ مسیح موعود ہے وہ موسوی خلیفوں کے جن میں سے آخری خلیفہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں کسی طرح عین نہیں ہو سکتے اس سے قرآن شریف کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ کَمَا کا لفظ جیسا کہ حضرت موسٰی اور آنحضرت کی مشابہت کے لئے قرآن نے استعمال کیا ہے وہی کَمَا کا لفظ آیت کما استخلف الذین میں وارد ہے جو اسی قسم کی مغائرت چاہتا ہے جو حضرت موسٰی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں ہے۔ یاد رہے کہ اسلام کا بارھواں خلیفہ جو تیرھویں صدی کے سر پر ہونا چاہیئے وہ یحیٰی نبی کے مقابل پر ہے جس کا ایک پلید قوم کے لئے سر کاٹا گیا (سمجھنے والا سمجھ لے) اس لئے ضروری ہے کہ بارھواں خلیفہ قریشی ہو جیسا کہ حضرت یحیٰی اسرائیلی ہیں۔ لیکن اسلام کا تیرھواں خلیفہ جو چودھویں صدی کے سر پر ہونا چاہیئے جس کا نام مسیح موعود ہے اس کیلئے ضروری تھا کہ وہ قریش میں سے نہ ہو جیسا کہ حضرت

عیسٰی اسرائیلی نہیں ہیں ۔ سید احمد صاحب بریلوی سلسلۂ خلافتِ محمدیہ کے بارھویں خلیفہ ہیں جو حضرت یحیٰی کے مثیل ہیں اور سید ہیں ۔

(۲) اور منجملہ ان دلائل کے جو میرے مسیح موعود ہونے پر دلالت کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے وہ دو نشان ہیں جو دنیا کو کبھی نہیں بھولیں گے یعنی ایک وہ نشان جو آسمان میں ظاہر ہوا اور دوسرا وہ نشان جو زمین نے ظاہر کیا ۔ آسمان کا نشان خسوف کسوف ہے جو ٹھیک ٹھیک مطابق آیت کریمہ وجمع الشمس والقمر[1] اور نیز دارقطنی کی حدیث کے موافق رمضان میں واقع ہوا ✣ ۔ اور زمین کا نشان وہ ہے جس کی طرف یہ آیت کریمہ قرآن شریف کی یعنی واذا العشار عطلت[2] اشارہ کرتی ہے جس کی تصدیق میں مسلم میں یہ حدیث موجود ہے ویترک القلاص فلا یسعٰی علیھا ۔ خسوف کسوف کا نشان تو کئی سال ہوئے جو دو مرتبہ ظہور میں آ گیا ۔ اور اونٹوں کے چھوڑے جانے

✣ شوکانی اپنی کتاب توضیح میں لکھتا ہے کہ آثار وارده جو مسیح اور مہدی کے بارے میں ہیں وہ رفع کے حکم میں ہیں کیونکہ پیشگوئیوں میں اجتہاد کو راہ نہیں ۔ مگر میں کہتا ہوں کہ بہت سی پیشگوئیاں مہدی اور مسیح کے بارے میں ایسی ہیں جو باہم تناقض رکھتی ہیں یا قرآن شریف کے مخالف ہیں یا سنت اللہ کی ضد ہیں اور اس صورت میں اگر ان کا رفع بھی ہوتا تاہم بعض اُن میں سے ہرگز قبول کے لائق نہ تھیں ۔ ہاں حسب اقرار شوکانی صاحب کسوف خسوف کی پیشگوئی بلاشبہ رفع کے حکم میں ہے بلکہ یہ پیشگوئی مرفوع متصل حدیث سے بھی صدہا درجہ قوی تر ہے ۔ کیونکہ اس نے اپنے وقوع سے اپنی سچائی آپ ظاہر کر دی اور قرآن شریف نے اس کے مضمون کی تصدیق کی اور نیز قرآن شریف نے اس کے مقابل کی ایک اور پیشگوئی بیان فرمائی یعنی اونٹوں کے بیکار ہونے کی پیشگوئی ۔ اس زمینی نشان کا ذکر آسمانی نشان یعنی کسوف خسوف کا مصدق ہے ۔ کیونکہ یہ دونوں نشان ایک دوسرے کے مقابل پڑے ہیں اور ایسا ہی توریت کے بعض صحیفوں میں اس کی تصدیق موجود ہے اور یہ مرتبہ ثبوت کا کسی دوسری حدیث مرفوع متصل کو جس کے ساتھ یہ لوازم نہ ہوں حاصل نہیں ۔ منہ

[1] القیامہ : ۱۰ [2] التکویر : ۵

اور نئی سواری کا استعمال اگرچہ بلاد اسلامیہ میں قریباً سو برس سے عمل میں آ رہا ہے لیکن یہ پیشگوئی اب خاص طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ریل طیار ہونے سے پوری ہو جائے گی کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہوکر مدینہ میں آئے گی وہی مکہ معظمہ میں آئیگی۔ اور اُمید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سال تک یہ کام تمام ہو جائیگا۔ تب وہ اونٹ جو تیرہ سو برس سے حاجیوں کو لے کر مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے یکدفعہ بے کار ہو جائیں گے۔ اور ایک انقلاب عظیم عرب اور بلاد شام کے سفروں میں آجائیگا۔ چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے اور حاجی لوگ بجائے بدوؤں کے پتھر کھانے کے طرح طرح کے میوے کھاتے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچا کریں۔ بلکہ غالباً معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تھوڑی ہی مدت میں اونٹ کی سواری تمام دنیا میں سے اُٹھ جائیگی۔ اور یہ پیشگوئی ایک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح تمام دنیا کو اپنا نظارہ دکھائیگی اور تمام دنیا اس کو بچشم خود دیکھے گی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کی ریل کا طیار ہو جانا گویا تمام اسلامی دنیا میں ریل کا پھر جانا ہے✠۔ کیونکہ اسلام کا مرکز مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہے۔

✠ چونکہ ریل کا وجود اور اونٹوں کا بیکار ہونا مسیح موعود کے زمانہ کی نشانی ہے اور مسیح کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ بہت سیاحت کرنے والا۔ تو گویا خدا نے مسیح کیلئے اور اس کے نام کے معنے متحقق کرنے کیلئے اور نیز اس کی جماعت کیلئے جو اُسی کے حکم میں ہیں ریل کو ایک سیاحت کا وسیلہ پیدا کیا ہے تا وہ سیاحتیں جو پہلے مسیح نے ایک سو بیس برس تک بصد محنت پوری کی تھیں اس مسیح کے لئے صرف چند ماہ میں وہ تمام سیر و سیاحت میسر آجائے اور یہ یقینی امر ہے کہ جیسے اس زمانہ کا ایک مامور من اللہ ریل کی سواری کے ذریعہ سے خوشی اور آرام سے ایک بڑے حصہ دنیا کا چکر لگا کر اور سیاحت کرکے اپنے وطن میں آسکتا ہے یہ سامان پہلے نبیوں کے لئے میسر نہیں تھا اس لئے مسیح کا مفہوم جیسے اس زمانہ میں جلد پورا ہو سکتا ہے کسی دوسرے زمانہ میں اس کی نظیر نہیں۔ منہ

اگر سوچ کر دیکھا جائے تو اپنی کیفیت کے رُو سے خسوف کسوف کی پیشگوئی اور اونٹوں کے متروک ہونے کی پیشگوئی ایک ہی درجہ پر معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ خسوف کسوف کا نظارہ کروڑہا انسانوں کو اپنا گواہ بنا گیا ہے۔ ایسا ہی اونٹوں کے متروک ہونے کا نظارہ بھی ہے بلکہ یہ نظارہ کسوف خسوف سے بڑھ کر ہے کیونکہ خسوف کسوف صرف دو مرتبہ ہو کر اور صرف چند گھنٹہ تک رہ کر دُنیا سے گذر گیا۔ مگر اس نئی سواری کا نظارہ جس کا نام ریل ہے ہمیشہ یاد دلاتا رہیگا کہ پہلے اونٹ ہؤا کرتے تھے۔ ذرا اس وقت کو سوچو کہ جب مکہ معظمہ سے کئی لاکھ آدمی ریل کی سواری میں ایک ہیئت مجموعی میں مدینہ کی طرف جائیگا یا مدینہ سے مکہ کی طرف آئیگا تو اس نئی طرز کے قافلہ میں عین اس حالت میں جس وقت کوئی اہل عرب یہ آیت پڑھے گا کہ واذا العشار عطّلت[1] یعنی یاد کرو وہ زمانہ جب کہ اونٹنیاں بے کار کی جائیں گی اور ایک حملدار اونٹنی کا بھی قدر نہ رہیگا جو اہل عرب کے نزدیک بڑی قیمتی تھی۔ اور یا جب کوئی حاجی ریل پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف جاتا ہؤا یہ حدیث پڑھے گا کہ ویترک القلاص فلا یُسعٰی علیہا یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی اور اُن پر کوئی سوار نہ ہو گا تو سُننے والے اس پیشگوئی کو سُن کر کس قدر وجد میں آئینگے اور کس قدر ان کا ایمان قوی ہو گا۔ جس شخص کو عرب کی پُرانی تاریخ سے کچھ واقفیت ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اونٹ اہل عرب کا بہت پُرانا رفیق ہے اور عربی زبان میں ہزار کے قریب اونٹ کا نام ہے۔ اور اونٹ سے اس قدر قدیم تعلقات اہل عرب کے پائے جاتے ہیں کہ میرے خیال میں بیس ہزار کے قریب عربی زبان میں ایسا شعر ہو گا جس میں اونٹ کا ذکر ہے اور خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ کسی پیشگوئی میں اونٹوں کے ایسے انقلاب عظیم کا ذکر کرنا اس سے بڑھ کر اہل عرب کے دلوں پر اثر ڈالنے کے لئے اور پیشگوئی کی عظمت اُن کی طبیعتوں میں بٹھانے کے لئے اور کوئی راہ نہیں۔ اسی وجہ سے یہ عظیم الشان پیشگوئی قرآن شریف میں ذکر کی گئی ہے جس سے ہر ایک مومن کو خوشی

[1] التکویر: ۵